بسم اللہ الرحمن الرحیم

موضوع: ماہ رمضان تقویٰ اور غریب پروری

مرتب: مولانا محمد شاہد علی مصباحی

پیش کش: روشن مستقبل دہلی

Facebook: maqalat (page)

Whatsapp +91 9039778692

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِعظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت، اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب، سرکارِ والاتَبار، ہم بے کسوں کے مدد گار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہِ ناز میں درودوسلام کی ڈالیاں نچھاور کریں۔

مومنو خوشیاں مناؤ ماہِ رمضاں آگیا
رحمتوں میں ڈوب جاؤ ماہِ رمضاں آگیا
غُفِرَ ذَنبہٗ مَاتَقَدم قول آقا کے تحت
مغفرت اپنی کراؤ ماہِ رمضاں آگیا
حکم فرمایا خدا نے اے فرشتو آج سے
خلد کو جاکر سجاؤ ماہِ رمضاں آگیا
شاہدِ عاصی رضائے رب کی خواہش ہے اگر
دل عبادت میں لگاؤ ماہِ رمضاں آگیا

(محمد شاہد علی مصباحی)

پیارے اسلامی بھائیو! روزہ اسلام کا بنیادی فریضہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بنی الاسلام علی خمسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ، وَالْحَجِّ ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ . اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔ اوّل گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (صحیح البخاری)

اور ماہِ رمضان المبارک اپنے ساتھ انعام واکرام کے ایسے بے بہا تحفے لے کر آتا ہے جن کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: يَآيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَۙ‏ (۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے، جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔

اس سے یہ بات تو واضح ہو جاتی ہے کہ روزہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو صرف امت محمدیہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر ہی فرض کی گئی ہو، بلکہ ماقبل کی اُمتوں پر بھی روزے فرض کیے گئے تھے، جیسا کہ کتابوں میں ان کا ذکر بھی ملتا ہے۔ مگر آج ہم بات کریں گے روزہ کی اہمیت پر، روزہ کی حکمتوں پر۔ روزہ کی اہمیت اس لیے بھی زیادہ ہو جاتی ہے کہ روزہ ہمیں بھلائی کی طرف راغب کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے جو کہ ہماری تخلیق کا بنیادی مقصد ہے۔ اللہ تبارک و تعالٰی نے قرآن مقدس میں ارشاد فرمایا ہے: كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر۔ یعنی: اے اُمت محمدیہ! صلی اللہ تعالی علیہ وسلم؛ تم دنیا کی بہترین امت ہو کیونکہ تم لوگوں کے لئے ظاہر کیے گئے ہو، اور تمھارا خاصہ یہ ہے کہ تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔ روزہ کہتے ہی اسے ہیں کہ اپنے آپ کو کھانے پینے اور جماع کے ساتھ ساتھ تمام بری چیزوں سے روکیں اور اچھائیوں کی طرف مائل کریں، اسی لیے بعض بزرگانِ دین نے کہا ہے کہ؛ آنکھ کا روزہ یہ ہے کہ وہ برا دیکھنے سے باز رہے، کان کا روزہ یہ ہے کہ وہ برا سننے سے پرہیز کرے، زبان کا روزہ یہ ہے

کہ وہ برا بولنے سے پرہیز کرے، ہاتھ کا روزہ یہ ہے کہ وہ غلط کام کرنے سے رکا رہے اور پیر کا روزہ یہ ہے کہ وہ کسی برائی کی طرف نہ بڑھے۔

پیارے بھائیو! اگر آپ اس طرح روزہ رکھ لیں کہ نہ ہماری آنکھ برائی کی طرف دیکھے گی، نہ ہمارے کان بری باتوں کو سنیں گے، نہ ہماری زبان بری بات بولے گی، نہ ہی ہمارے ہاتھ برائی کی طرف بڑھیں گے اور نہ ہمارے قدم برائی کی طرف مائل ہوں گے۔ تو میں یقین کامل کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہماری دنیا بھی کامیاب ہو جائے گی اور آخرت بھی۔

اور یہ کام جب ہم تسلسل کے ساتھ پورے ماہِ رمضان میں کریں گے تو اللہ کے فضل سے امید یہ ہے اللہ تبارک و تعالٰی ہمیں ان کاموں میں مداومت عطا فرما دے گا۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ نہ ہم خلافِ شرع بات کریں گے، نہ ہم خلافِ شرع بات سنیں گے، نہ ہم خلافِ شرع کوئی چیز دیکھیں گے، نہ ہم خلافِ شرع کوئی کام اپنے ہاتھوں کے ذریعے سے کریں گے اور نہ ہی کسی خلافِ شرع کام کی طرف اپنے قدموں کو بڑھائیں گے۔ جس کے نتیجے میں ہمیں تقویٰ کی دولت حاصل ہوگی اور یہ وہ دولت ہے جو سرمایۂ حیات اور مدارِ نجات ہے۔

روزہ تقویٰ حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ

اور یہی تو روزہ کا مقصد ہے جسے اللہ رب العزت نے یوں بیان فرمایا ہے: يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے، جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔ (سورۃ البقرۃ)

تقویٰ کے انعامات

اور اہلِ تقویٰ کے متعلق فرمانِ خداوندی تو یہ ہے: وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ وَ يَخۡشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقۡهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ ﴿۵۲﴾

اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔ (سورۃ النور)

ایک اور مقام پر یوں ارشاد ہوتا ہے: وَيُنَجِّى اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا بِمَفَازَتِهِمۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوۡٓءُ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۱﴾

اور اللہ بچائے گا پرہیزگاروں کو ان کی نجات کی جگہ، نہ انہیں عذاب چھوئے اور نہ انہیں غم ہو۔ (سورۃ الزمر)

نیز اہلِ تقویٰ کو اللہ رب العزت نے یہ خوش خبری بھی سنائی ہے: اِنَّ اَكۡرَمَكُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰٮكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ خَبِيۡرٌ ﴿۱۳﴾

بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے، بے شک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔ (سورۃ الحجرات)

خوفِ خدا عزوجل کے سبب اپنی آنکھ نکال دی

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، ایک مرتبہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بہت سے لوگوں کو لے کر بارش کی دعا کرنے چلے، وحی نازل ہوئی کہ "جب

تک تمھارے ساتھ گناہگار لوگ موجود ہیں، بارش نہیں برسائی جائے گی" چنانچہ آپ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان کیا: "تم میں سے جو جو گناہگار ہے وہ چلا جائے، جس نے کوئی گناہ کیا ہو وہ ہمارے ساتھ نہ رکے۔" یہ سن کر تمام لوگ واپس پلٹ گئے لیکن ایک ایسا شخص باقی رہا جس کی ایک آنکھ ضائع ہو چکی تھی۔ آپ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے دریافت فرمایا: "تم واپس کیوں نہیں گئے؟" وہ شخص عرض گزار ہوا: "یاروح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام! میں نے لمحہ بھر بھی اللہ عزوجل کی نافرمانی نہیں کی، البتہ! ایک مرتبہ بلا قصد میری نظر ایک اجنبی عورت کے پاؤں پر پڑگئی تھی، اپنے اس فعل پر میں بہت شرمندہ ہوا اور اپنی سیدھی آنکھ نکال پھینکی۔۔ خدا عزوجل کی قسم! اگر میری دوسری آنکھ ایسی خطا کرتی تو میں اسے بھی نکال پھینکتا۔"

یہ سن کر حضرت سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام رونے لگے اور اتنا روئے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی، پھر اس شخص سے فرمایا: "تو ہمارے لئے دعا کر. میری نسبت تو زیادہ دعا کرنے کا حق دار ہے، کیونکہ میں تو نبوت کی وجہ سے گناہوں سے معصوم ہوں، اور تو معصوم بھی نہیں لیکن پھر بھی ساری زندگی گناہوں سے بچتا رہا۔

چنانچہ وہ شخص آگے بڑھا اور اپنے ہاتھ بلند کر دیئے، پھر کچھ اس طرح سے بارگاہِ خداوندی عزوجل میں عرض گزار ہوا: "اے ہمارے پروردگار عزوجل! تو نے ہی ہمیں پیدا فرمایا اور تو ہماری پیدائش سے پہلے بھی جانتا تھا کہ ہم کیا عمل کرنے والے ہیں، پھر بھی تو نے ہمیں پیدا فرمایا۔ جب تو نے ہمیں پیدا فرما دیا تو تُو ہی ہمارے رزق کا کفیل ہے۔ اے ہمارے پاک پروردگار عزوجل! ہمیں بارانِ رحمت عطا فرما۔"

اس پاک پروردگار عزوجل کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں عیسیٰ (علیہ السلام) کی جان ہے! ابھی وہ شخص دعا سے فارغ بھی نہ ہونے پایا تھا کہ ایسی بارش آئی گویا آسمان پھٹ پڑا ہو اور اس کی دعا کی برکت سے پیاسے سیراب ہو گئے۔ (عیون الحکایات)

روزہ سے اگر تقویٰ حاصل نہ ہو تو روزہ کس کام کا

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمان ہے:"جو بری بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کوکچھ حاجت نہیں۔" (صحیح البخاری)

نفس کو شکست

اور روزہ ہمیں اسی تقویٰ کی طرف لے جاتا ہے۔

میرے عزیزو! روزہ کی حکمت اور اس کا جو عظیم فائدہ ہے خدائے تعالی نے لعلکم تتقون میں ظاہر فرما دیا ہے تاکہ تمہیں پرہیزگاری ملے یعنی روزہ پرہیزگاری پیدا کرتا ہے.

بھائیو! ظاہر ہے کہ ہر شخص میں قوتِ بہیمیت بھی موجود ہے اور نفس امارہ اسی قوت کے ساتھ بڑی شرارتوں پر آمادہ رہی ہے۔ جبکہ روزہ اس قوت کو زائل کرنے کے لیے ایک بہترین ہتھیار ہے۔ اس لیے کہ جب پیٹ سیر ہوجائے تو سارے اعضا بھوکے رہتے ہیں۔

دیکھ لیجئے پیٹ پُر ہوجانے کے بعد پاؤں کسی غیر شرعی مجلس کی طرف جانے پر تیار ہو جاتے ہیں، ہاتھ غیر شرعی چیزوں کو گرفت میں لانے کے لیے آمادہ ہوجاتے ہیں، آنکھیں چاہتی ہیں کہ کوئی نظارہ سامنے آجائے، اور کان چاہتے ہیں کہ کوئی گانا وانا سنا جائے، گویا بھوکوں کی طرح اعضا اپنے کام کی خواہش کرنے لگتے ہیں۔ مگر جب پیٹ بھوکا ہوتا ہے تو سارے اعضا سست نظر آتے ہیں یعنی: سب کے سب سست اور ہلنے جلنے سے معذور نظر آنے لگتے ہیں۔ بھوک کی حالت میں نہ آنکھ کو کسی چیز کے دیکھنے کی رغبت ہوتی ہے، نہ کان کو کچھ سننے کی ، نہ زبان کو کچھ بولنے کی اور نہ ہاتھ پاؤں کو چلنے کی ہمت اور سکت ہوتی ہے۔ گویا سب اعضا فضولیات سے باز رہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ صرف ایک روزہ نے سب اعضا کو اپنی اپنی جگہ روک دیا ہے۔ لٰہذا یہ روزہ تقوی کے حصول کے لیے ایک بہترین ذریعہ ہے کیونکہ اس میں نفس کو کمزور کرنا اور شہوت کو ترک کرنا پڑتا ہے۔(خطبات)

بزرگو اور بھائیو! دنیا کے تمام دانا اورعقل مند یہ بات مانتے ہیں کہ انسان کو بقائے شخصی کے لیے کھانا پینا اور بقاے خلقت انسانی کے لیے ان چیزوں کی سخت ضرورت ہوتی ہے مگر غور تو کیجئے کہ روزہ میں انھی باتوں سے اجتناب اور پرہیز کو ضروری بتایا گیا ہے۔ مطلب یہ کہ جو شخص اپنے نفس کو ایسی چیزوں سے روک سکے گا جن کی اسے شدید حاجت بھی ہے اور وہ اس کے واسطے جائز اور حلال بھی ہیں، تو پھر وہ شخص نہایت ہی آسانی کے ساتھ ان چیزوں سے بھی بچ جائے گا جو اس کے واسطے حرام اور ناجائز ہیں۔

بھائیو! منہیات اور غیر شرعی حرکات سے بچنے ہی کا نام تقویٰ اور پرہیزگاری ہے، اور تقویٰ و پرہیزگاری کا حصول جس خوبی اور آسانی کے ساتھ روزہ سے ہوسکتا ہے کسی اور چیز سے ممکن نہیں۔

میرے بھائیو! یہیں سے یہ بات بھی سمجھ لیجیے کہ روزہ دار جبکہ روزہ رکھ کر جائز اور حلال چیزیں چھوڑ دیتا ہے تو پھر جو ناجائز و حرام چیزیں ہیں اگر ان سے وہ اجتناب نہ کرے تو کتنی بڑی تعجب کی بات ہے۔ (خطبات)

روزہ اور غریب پروری

روزہ کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جب ہم روزہ رکھتے ہیں، بھوک اور پیاس کی شدت ہمیں تڑپاتی ہے تو اس سے ہمیں غریبوں کی بھوک کا احساس ہوتا ہے اور ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جب کھانا یا پانی نہ ملے تو کیسی پریشانی ہوتی ہے۔ اور کسی پریشانی کا صحیح مداوا اسی وقت ہوسکتا ہے جب اس پریشانی کی سمجھ ہو، اور روزہ ایک بہترین موقع فراہم کرتا ہے ان پریشانیوں کو سمجھنے کا اور غریبوں کی مدد کرنے کا۔ یہی وجہ ہے کہ صدقۂ فطر وغیرہ رمضان میں ادا کیا جاتا ہے تاکہ غرباء کی مدد ہوسکے۔ روزہ ہمیں تمام برائیوں سے روکتا ہے، اچھے کاموں کا حکم دیتا ہے، صدقہ و خیرات کرنے کا، غریبوں کی مدد کرنے کا سلیقہ بتاتا ہے۔

حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام اور غریب پروری

یہی وجہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام قحط کے زمانے میں بادشاہِ مصر ہونے کے باوجود صرف ایک وقت کھانا تناول فرماتے، لوگوں نے پوچھا کہ آخر معاملہ کیا

ہے کہ آپ پریشان رہتے ہیں اور صرف ایک وقت کھانا تناول فرماتے ہیں؟ آپ کے لیے تو کوئی کمی نہیں ہے۔ آپ مصر کے بادشاہ ہیں۔ تو حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: (یہ وہ تاریخی جملہ ہے جو کہیں سلاطین کی تاریخ میں دیکھنے کو نہیں ملتا) میں کھانا اس لیے کم کھاتا ہوں تاکہ مجھے رعایا کی بھوک کا احساس رہے، اگر میرا پیٹ بھرا ہوگا تو مجھے رعایا کی بھوک کا احساس نہیں رہے گا۔

اللہ اللہ! قربان جائیے حضرت یوسف علیہ الصلاۃ و السلام کی غریب پروری پر غریبوں کا خیال رکھنے کے لیے، محتاجوں کی بھوک کی فکر کرنے کے لیے، ان کے فقروفاقہ کو یاد رکھنے کے لیے، آپ ایک وقت کھانا تناول فرماتے۔ اسلام یہی تو پیغام دیتا ہے، یہی تو مذہب اسلام کا سبق ہے. غریبوں کی مدد ایسے کی جاتی ہے غریب پروری اسے کہا جاتا ہے۔

روزہ ہمیں اسی غریب پروری کی ترغیب دیتا ہے۔ جب ہم بھوکے رہتے ہیں تو ہمیں یہ احساس دلاتا ہے کہ وہ ہمارا بھائی جو بھوکا ہے، جسے کھانا میسر نہیں ہے، جسے اشیائے خوردنی حاصل نہیں ہوتیں، وہ بھوک کی تڑپ میں کیسا پریشان ہوتا ہوگا؟ جب ہمیں یہ احساس ہوگا، تو ہم ان کی مدد بھی کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ جگہوں پر رواج ہے رمضان کے مہینے میں جب افطار تیار کرتے ہیں تو محلے کے لوگوں کو بھی پہنچاتے ہیں، تاکہ اگر ان میں سے کوئی غریب آدمی ایسا ہے جو افطار تیار نہیں کرسکتا تو اس کے پاس بھی کھانا پہنچ جائے۔

فضائل رمضان المبارک

یہ مہینہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں ہمیں قرآن جیسی عظیم دولت اللہ رب العزت نے عطا فرمائی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِىۡٓ اُنۡزِلَ فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰى وَالۡفُرۡقَانِ‌ۚ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اُترا لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں۔ (البقرہ)

یہی وہ مبارک اور مقدس مہینہ ہے جس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں؛ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ» جب رمضان آتا ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین بیڑیوں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم)

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جب ماہِ رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھلتا۔ اور ایک منادی ندا کرتا ہے: "اے اچھائی مانگنے والے! (اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف) آگے بڑھ اور اے شریر! (شر سے) باز آجا۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رمضان کی ہر رات میں کئی لوگوں کو آگ (جہنم) سے آزادی عطا فرماتا ہے۔" (جامع الترمذی)

گناہوں کی بخشش

پیارے بھائیو! یہی وہ مقدس مہینہ ہے جس میں گزشتہ گناہوں کی بخشش کا پروانہ مل جایا کرتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. جس نے رمضان کے روزے ایمان اور خالص نیت کے ساتھ رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ (صحیح بخاری)

نوٹ: جہاں کہیں بھی گناہوں کی بخشش کا عام حکم فرمایا گیا ہے وہاں گناہِ صغیرہ مراد ہیں۔ گناہِ کبیرہ اور وہ گناہ مراد نہیں جو حقوق العباد سے متعلق ہیں۔

روزہ دار کے منہ کی بو، اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ

سرکارِ والاتبار، ہم بے کسوں کے مددگار، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں۔ اللہ عزوجل کا فرمان عالیشان ہے: "الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ ، وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ أَجْلِي ، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ : فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ ، وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ۔" کہ روزہ خالص میرے لیے ہوتا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ بندہ اپنی شہوت، کھانا پینا میری رضا کے لیے چھوڑتا ہے اور روزہ گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی اُس وقت جب وہ افطار کرتا ہے اور ایک خوشی اُس وقت جب وہ اپنے رب سے ملتا ہے اور روزہ دار کے منہ کی بو، اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ (صحیح بخاری)

گرمی کا روزہ اور اس کا ثواب

حضرت سیِّدُنا ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ گرمیوں میں روزہ رکھا پھر سوگئے۔ خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو یہ کہہ رہا تھا: "اے ابوسلیمان دارانی (رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ)! کیا آپ آج کے روزے کا ثواب ایک ہزار دینار کے عوض بیچتے ہیں؟" آپ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً فرمایا: "میرے رب عَزَّوَجَلَّ کی عزت کی قسم! میں نہیں بیچتا۔" پھر پوچھا گیا: "کس چیز کے عوض بیچیں گے؟" آپ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: "میں یہ ثواب دُنیا ومافیہا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے) کے بدلے بھی نہیں بیچتا۔ البتہ! اپنے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کے دیدار کے عوض بیچ دوں گا۔" آپ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ سے کہا گیا: "پھر روزہ رکھیے! اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ! عن قریب آپ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کریں گے۔" (آنسوؤں کا دریا)

سخت گرمی میں نفلی روزے رکھنے والا اَعرابی

حضرت سعید بن ابی عُرْوَہ سے منقول ہے کہ "ایک مرتبہ "حَجَّاج" نامی شخص حج کے ارادے سے نکلا۔ مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے درمیان پانی کے قریب قیام کیا۔ پھر دسترخوان بچھوا کر کھانا منگوایا اور اپنے خادم سے کہا: "جاؤ! دیکھو! آس پاس کوئی شخص نظر آئے تو اسے میرے پاس لے آؤ، تاکہ وہ میرے ساتھ کھانا کھالے اور میں اس سے کچھ گفتگو کر لوں۔' خادم کسی آدمی کی تلاش میں اِدھر اُدھر گھومنے لگا۔ بالآخر پہاڑ کے قریب اسے ایک اَعرابی، بکری کے بالوں کی چادر اوڑھے سویا ہوا نظر آیا۔ اس نے پاؤں مار کر اعرابی کو جگایا اور کہا: "چلو، تمہیں ہمارا امیر بُلا رہا ہے۔" وہ اَعرابی حَجَّاج کے پاس آیا تو اس نے کہا: "اپنے ہاتھ دھولو

اور میرے ساتھ کھانا کھاؤ۔ "اعرابی نے جواب دیا:"تجھ سے پہلے میں ایک ایسی ہستی کی دعوت قبول کر چکا ہوں جو تجھ سے بہتر ہے۔"

حجّاج نے پوچھا:"وہ کون ہے؟" اعرابی نے کہا:"وہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔ اس نے مجھے روزہ رکھنے کی دعوت دی میں نے اس کی دعوت قبول کرتے ہوئے روزہ رکھ لیا۔" حجّاج نے کہا:"اتنی شدید گرمی میں تونے روزہ رکھا ہے؟" کہا:"ہاں! میں نے روزِ محشر کی گرمی کے پیشِ نظر روزہ رکھا ہے۔ جو آج کے دن سے بہت زیادہ ہوگی۔" (عیون الحکایات)

سحری کی برکتیں

ہمارے بہت سارے مسلمان بھائی بغیر سحری کے روزہ رکھتے ہیں۔ میں انہیں بتادوں کہ وہ بھی سحری ضرور کیا کریں کیوں کہ سحری کے کھانے میں اللہ رب العزت نے بڑی برکتیں رکھی ہیں، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً ۔ سحری کھاؤ کہ سحری میں برکت ہوتی ہے۔ (صحیح بخاری)

اور جب رسول اللہ ﷺ سحری کھانے کے لیے کسی کو دعوت دیتے تو یوں ارشاد فرمایا کرتے تھے: هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ: بابرکت ناشتے پر آؤ۔ (ابوداؤد)

سحری کا کھانا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں کے مابین تفریق بھی کرتا ہے

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ، أَكْلَةُ السَّحَرِ»"
ہمارے روزے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔ (صحیح مسلم)

لہٰذا آپ تمامی اہلِ سنت و جماعت سے گزارش ہے کہ سحری ضرور کیا کریں۔ ہاں اگر کبھی آنکھ لگ گئی یا کسی اور وجہ سے سحری نہ کر سکیں تو بغیر سحری کے بھی روزہ رکھا جاسکتا ہے، کوئی حرج نہیں۔

افطار میں جلدی کرنا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ ۔ میری امت کے لوگوں میں اس وقت تک خیر باقی رہے گی، جب تک وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (صحیح بخاری)

نمازِ تراویح کا ثواب

پیارے پیارے سنی مسلمانو! نماز تراویح کی بڑی فضیلتیں ہیں آپ حضرات نمازِ تراویح ضرور پڑھا کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةِ أَمْرٍ فِيهِ، فَيَقُولُ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

لوگوں کو بغیر کوئی تاکیدی حکم دیئے رمضان (کی راتوں میں) قیام کی ترغیب دیتے، آپ فرماتے: ”جس نے رمضان میں (رات کو) ایمان کے ساتھ اور ثواب چاہنے کے لیے قیام کیا، یعنی نماز تراویح پڑھی اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے“۔ (سنن نسائی)

نوٹ: جہاں کہیں بھی گناہوں کی بخشش کا عام حکم فرمایا گیا ہے وہاں گناہِ صغیرہ مراد ہیں۔ گناہِ کبیرہ اور وہ گناہ مراد نہیں جو حقوق العباد سے متعلق ہیں۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ ہم سب کو ماہِ رمضان کا ادب و احترام کرنے اور روزہ رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ اور ماہِ رمضان المبارک کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے۔ (آمین)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزشتہ ایام میں ہم سے متعدّد علمائے کرام نے رابطہ کیا کہ وہ بھی خطبات کے اس حسین سلسلہ مین اپنی خدمات انجام دینا چاہتے ہیں تو ہم نے انکے دین کے اس جذبے اور انکی کام کرنے کی لگن کا احترام کرتے ہوئے انکو یہ موقع فراہم کیا ہے؛ کہ جو عالم دین اس سلسلہ کے لیئے خطاب تیار کرنا چاہتے ہیں تو وہ پرسنل پر رابطہ کرین تاکہ اصول وضوابط سے آگاہ کیا جا سکے۔

ہمارے کچھ پاکستانی علما نے بھی اسی خواہش کا اظہار کیا، لیکن کچھ دنوں تک ہم ان سے معذرت چاہتے ہیں۔

ہاں اگر وہ کرنا چاہین تو گفت وشنید کا سلسلہ نہ رکھتے ہوئے وہ اپنی تقاریر تیار کر کے ای میل کر سکتے ہیں۔

editor.khidmat@gmail.com